رسالہ: 5

خطرناک حبشی
اور
دیگر حکایات

امیرِ اہلسنّت

مولانا محمد الیاس عطار
قادری رضوی

[illegible] فون: 4921389 - 90-91

[illegible] فون: 2314045 - 2203311
FAX: 2201679

Email: maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

خطرناک حبشی اور دیگر حکایات

خطرناک حبشی

اِبتداے اسلام میں یَمَن اور طائف کے نوجوانوں کا دستور تھا کہ وہ گُزرگاہوں میں بیٹھ کر اگلے وقتوں کے قصّے اور کہانیاں سُنا کرتے تھے ایک روز وہ اسی کام میں مصروف تھے کہ ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہہ رہا تھا، "اے غافلو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور تم لوگ پیروی نہیں کرتے۔" تمام نوجوان خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اُنہوں نے بڑے بوڑھوں کو جب بتایا تو انہوں نے کہا، اِس بات کی تحقیق کرنی چاہئے۔ چُنانچہ باہم مشورہ سے ایک نہایت ہی سمجھ دار شخص کو آٹھ اُونٹ اَنواع واَقسام کے ہدایا سے لاد کر مکہ مکرمہ روانہ کیا اور اس کو ہدایت کی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر خوب غور کرنا تمہیں اگر محسوس ہو کہ وہ واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اُونٹوں سَمیت سارا مال ان کی خدمت میں نذر کر دینا اور اگر تمہیں اطمینان نہ ہو تو پھر سارا مال مکہ مکرمہ میں فروخت کر کے واپس آ جانا۔" یہ شخص جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو اتفاقاً ابوجہل سے ملاقات ہو گئی، ابوجہل نے پوچھا، کیسے آنا ہوا؟ اُس نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ ابوجہل بولا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ہرگز مت ملنا (معاذ اللہ) وہ بہت بڑے جادوگر ہیں تم ان کے جال میں پھنس کر اپنے سارے مال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ لاؤ تمہارا مال میں چار ہزار دینار میں خرید لیتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم مکہ مکرمہ سے فوراً چلے جاؤ یہ کہہ کر ابوجہل نے سارا مال لے لیا۔ نُووارِد نے مال تو ابوجہل کے حوالے کر دیا لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شوق بڑھتا گیا۔ وہ مکہ مکرمہ میں پھر رہا تھا کہ خوش قسمتی سے اُس کی ملاقات حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ وجهه الکریم سے ہو گئی۔ اُس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سُوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی پیارے الفاظ میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارُف پیش کرتے ہوئے فرمایا، کیا آپ ملنا پسند کریں گے؟ اُس نے بتایا، اِسی لئے مکہ مکرمہ آیا ہوں۔ چُنانچہ حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ وجهه الکریم اُس کو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے آئے۔ اللہ کے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی کو دیکھتے ہی فرمایا، اپنی رُوداد تم سناؤ گے یا میں سنا دوں؟ عرض کی، آپ ہی ارشاد فرمائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے سفر سے لے کر اپنی بارگاہ تک رسائی کے تمام واقعات بلا کم وکاست بتا دیے۔ وہ بے ساختہ پکار اُٹھا،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ساتھ چلو تا کہ تمہارا مال ابوجہل سے واپس حاصل کرلیا جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان سمیت جب ابوجہل کے گھر کے قریب پہنچے تو ابوجہل نے کھڑکی سے آپ کو دیکھ لیا اور فوراً دروازہ بند کرلیا۔ صحن میں ایک وزنی پتھر پڑا ہوا تھا۔ ابوجہل نے اپنے غلام سے کہا کہ میرے ساتھ کر یہ پتھر اُٹھاؤ اُس کا ارادہ تھا کہ چھت پر جا کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ انور پر پتھر پھینک دیا جائے مگر پتھر غلام کے ہاتھ سے چھوٹ کر ابوجہل کے ہاتھ پر گر پڑا اُس کا ہاتھ کچل گیا۔ وہ درد سے تلملاتے ہوئے بے ساختہ اٹھا۔ ''سرکار صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرا ہاتھ ٹھیک کردو تو سارا مال واپس کردوں گا۔'' اللہ عزوجل نے اُسی وقت اُس کو شِفا دے دی، اُس نے دروازہ کھولا مگر سامان سمیت اُونٹ واپس کرتے ہوئے اس کی نیت میں فُتور آگیا اچانک اسے ایک خطرناک حبشی نظر آیا جو کہہ رہا تھا، ''کمبخت! اگر جان کی امان چاہتا ہے تو فوراً پورا پورا سامان واپس کردے''۔ ابوجہل نے سارا مال لوٹا دیا۔ (جامع المعجزات)

شیطانی وَسوَسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے عظمتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں کی کیا خوب لَپٹیں آرہی ہیں کہ دِل ودماغ مُعطّر ہوگئے۔ سُبحٰن اللہ عزوجل! پروردگار عزوجل نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر نوازا ہے کہ آنے والے شخص کے حالات سے پہلے ہی باخبر کردیا ہے۔ آنے والا ہی کس قَدَر سعادتمند ہے کہ علمِ غیب دیکھتے ہی کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ اے عظمتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر مَر مِٹنے کا جذبہ رکھنے والو! **خبردار**! شیطان کے اس وسوسہ پر ہرگز کان نہ دھرنا کہ علمِ غیب تو صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے اور کوئی غیب جان ہی نہیں سکتا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ عزوجل کو علمِ غیب بِغیر کسی کے بتائے ہمیشہ سے ہے مگر مخلوق کا علمِ غیب اللہ عزوجل کی عطا ہے اور جب عطا فرمایا تب سے اور جتنا دیا اُتنا ہی ہے۔ اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وعلمک مالم تکن تعلم ط وکان فضل اللہ علیک عظیما

ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (پ۵ آیت ۱۱۳، النّساء، کنزالایمان)

مُندرجہ بالا آیت کے تحت صاحبِ تفسیرِ حسینی بَحر الرّائق سے نقل کرتے ہیں، اس سے مراد تمام گزشتہ اور آیندہ کے واقِعات کا علم ہے کہ اللہ عزوجل نے شبِ معراج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ چُنانچہ معراج کی حدیث میں ہے، ہم عرش کے نیچے تھے کہ ایک قطرہ ہمارے حَلق میں ڈالا لہٰذا ہم نے تمام گزشتہ اور آیندہ کے واقِعات معلوم کرلئے۔''

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو جانتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا علامہ بَیضاوی رحمۃ اللہ عنہ نے تفسیرِ بَیضاوی میں اللہ عزّ وجل کے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ عالی شان نقل کیا ہے، میری اُمت (یعنی اُمتِ دعوت سارے انسان) میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے سب کو پہچان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کُفر کرے گا۔ (اس وسعتِ علمی پر کسی مومن نے اعتراض نہیں کیا بلکہ) مُنافقین نے کہا، دعویٰ تو یہ ہے کہ ہر مومن اور ہر کافر کو جانتا ہوں اور حالت یہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں مگر ہمارا علم نہیں۔

قیامت تک کی ہر بات کا علم !

''تفسیر خازِن'' اور ''تفسیر معالم التنزیل'' میں اِس روایت کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چُنانچہ مُنْدرجہ بالا روایت کے بعد ہے مُنافقین کا قول سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مِنبرِ اقدس پر تشریف فرما ہوئے، اللہ عزّ وجل کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا، اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ آج سے لے کر قیامت تک کی جو بھی بات چاہو پوچھ لو میں یہاں کھڑے کھڑے تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ حضرتِ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ اُٹھے (ان کے نَسب پر طعن کیا جاتا تھا) اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، حُذافہ۔ حضرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ عزّ وجل کی ربوبیت، اسلام دِین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں ہمیں معافی دیجئے۔ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا، کیا میرے علم پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مِنبرِ اقدس سے نیچے تشریف لائے۔

وَسوسے کا توڑ ہو گیا

الحمدللہ عزّ وجل! شیطانی وسوسے کا توڑ ہو گیا اور اہلِ مَحبت کے دِلوں کو راحت مُیسّر آئی۔ سُبحٰن اللہ عزّ وجل! اللہ عزّ وجل نے اپنے پیارے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی ہر چیز کا علم عطا فرما دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار کے علمِ غیب پر اعتراض کرنا کہ فُلاں فُلاں بات کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا، یہ مُنافقین کا طریقہ ہے اور صاحبِ ایمان، عاشقِ رحمتِ عالمیان، غلامِ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے کان اس سے بہرے ہیں کہ وہ اللہ عزّ وجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب شریف کے خلاف کوئی بات سُنے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہے بھلا جب نہ خُدا عزّ وجل ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

جانور بول پڑا

کلدہ ایک خوفناک کافِر تھا اس کے پاس ایک لوہے کا ہتھیار تھا جو اُونٹ کے سَر کی مانند تھا۔ کلدہ اس ہتھیار سے جس پر بھی وار کرتا اس کے دو ٹکڑے کر ڈالتا۔ ایک بار ابو جہل نے اسے (معاذ اللہ) مُبلغِ اعظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہوئے کہا، ''اگر تو یہ کام کر دے تو تجھے نہ صرف مُنہ مانگا انعام دوں گا بلکہ اپنی بیٹی سے تیری شادی بھی کر دوں گا''۔ کلدہ راضی ہوگیا اور موقع کی تاک میں رہنے لگا۔ ایک بار اسے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر آگئے وہ آپ کے تعاقُب میں لگ گیا۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ آگے پیچھے برابر دیکھ لیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے کلدہ کو دیکھ لیا تھا اور اپنے نورِ نبوت سے اُس کی نیت بھانپ لی تھی۔ جُوں ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ پُر انوار کلدہ کی طرف کیا اُس نے فوراً وار کر دیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ضیابار زخمی ہوگیا اور اُس سے خون بہنے لگا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ اپنے زخم پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے خون مبارک کو ہوا میں اُچھال دیا خون مُبارک کو فرشتوں نے اپنے پروں پر لے لیا۔ اگر کا خون مبارک زمین پر تشریف لے آتا تو روئے زمین کے تمام انسان ہلاک ہو جاتے۔ کلدہ حیران و ششدر کھڑا تھا اس سے دوسرا وار ہو نہیں پر رہا تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ''اب میں تمہارے ساتھ کیا سُلوک کروں؟'' اس نے عرض کی، ''ظلم میں نے کیا ہے کرم آپ فرمادیجئے، میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایذا نہ دوں گا۔'' رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرم سے اسے معاف فرمادیا اور جانے دیا۔ اتّفاق سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) ان کی کنیز نے سب کچھ دیکھ لیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اس وقت شکار پر گئے ہوئے تھے، وہ کنیز اپنی مالِک کی تلاش میں روانہ ہوئی اُدھر سیدنا حمزہ کمان پر تیر چڑھا کر ایک جانور کا نشان باندھ چکے تھے وہ تیر مارنے ہی والے تھے کہ اللہ عزوجل کے حکم سے وہ جانور بول پڑا۔ ''مجھے کیوں مارتے ہو؟ اپنے بھتیجے کے قاتلوں کو کیوں نہیں مارتے؟ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو بڑا تعجب ہوا انہوں نے تیر تَرکش میں ڈالا اور گھر کی راہ لی۔ راستے میں وُہی کنیز روتی ہوئی ملی، پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ بولی، ابو جہل نے کلدہ کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے بھیجا تھا، کلدہ نے اُن پر وار کر دیا اور ان کا چہرہ پُر انوار زخمی ہوگیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو یہ سُن کر جلال آگیا اور سیدھے سردارانِ قریش کی محفل میں آپہنچے اور گرج کر فرمایا، میرے بھتیجے صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے مارا ہے؟ ساری محفل پر سناٹا طاری ہوگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طیش کے عالم میں ابو جہل سے فرمایا کہ بدبخت! یہ سب تیری شرارت ہے اور یہ کہتے ہوئے اُس کے سر پر کمان دے ماری اُس کا سر پھٹ گیا، اب بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ابو جہل کا سَر پھاڑ کر آیا ہوں۔'' ارشاد فرمایا، کیا آپ مجھ سے مَحبت رکھتے ہیں؟ عرض کی، کیوں نہیں۔ فرمایا، پھر کلمہ کیوں نہیں پڑھ لیتے؟ عرض کی، کوئی معجزہ دکھاؤ تا کہ میں اسلام قبول کرلوں۔ فرمایا، ''مُعجزہ دیکھنا چاہتے ہیں؟'' عرض کی،

"چاند کے دو ٹکڑے کرکے دِکھائیں اور وادیٔ مکہ کے سُوکھے دَرختوں سے پھل اُگائیں۔" چنانچہ سرکارِ عالم مدار، باذنِ پروردگار، دو جہاں کے مالک و مختار، شفیع و روزِ شمار صلی اللہ علیہ وسلم چچا کو ساتھ لے کر وادیٔ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور دُعا فرمائی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور بے پھل درختوں سے ایسے پھل ظاہر ہوئے جو شہد سے بھی زیادہ میٹھے تھے، یہ مُعجزہ دیکھتے ہی سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (جامعُ المعجزات)

اِجابَت کا سہرا عِنایت کا جوڑا   دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اِجابَت نے جھک کر گلے سے لگایا   بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آقا صلی اللہ علیہ وسلم آگے پیچھے یکساں دیکھتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اس پُر سوز اور رِقّت انگیز حکایت میں دَرسِ عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول بکھرے ہیں۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے جس طرح آگے سے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے سے بھی مُلاحظہ فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی نیت سے بھی خبردار ہو جاتے ہیں۔ دِل تو دِل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو زمین کے اندر کے حالات بھی اللہ عزوجل کی عطا سے معلوم ہو جاتے ہیں۔

قَبر کے حالات

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا فرمایا، ان دونوں شخصوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی دُشوار بات پر عذاب نہیں ہو رہا، ان میں ایک تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چُغلی کیا کرتا تھا پھر ایک تَر شاخ لی اور اس کو آدھا آدھا چیرا اور پھر ہر قَبر میں ایک ایک گاڑ دیا اور فرمایا، جب تک یہ ٹکڑے خشک نہ ہوں گے ان دونوں کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ (بخاری شریف)

ہر صورت میں نیکی کی دعوت

مزید گزشتہ حکایت میں یہ بھی دَرس ملا کہ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی کتنی ہی ایذا پہنچائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کی خاطر اِنتقام نہیں لیتے بلکہ درگزر سے کام لیتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے انتقاماً آپ کے جانی دُشمن کا سر پھاڑ دیا اس پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کی خوشی کا اظہار کیا نہ ہی اس بات پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حوصلہ اَفزائی فرمائی، بس آپ کی خوشی تو اسی بات میں ہوتی کہ کسی طرح بھی لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی موقع ملتا فوراً نیکی کی دعوت پیش کرتے لہٰذا جُوں ہی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے مَحبت کا اظہار کیا جھٹ دعوتِ اسلام پیش کر دی۔

کاش! ہم بھی آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک سنّت کو اپناتے ہوئے ہر جگہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں۔

چاہے مسجد ہو یا دفتر، دیہات ہو یا شہر، سفر ہو یا حضر ہر مقام پر احسن طریقے پر سُنّتیں عام کرتے رہیں۔ حِکایتِ گزشتہ میں معجزہ شقُّ القمر کا بھی تذکرہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زیادہ بار چاند کے دو ٹکڑے فرمائے ہیں، چُنانچہ ذیل کی حِکایت پڑھئے اور جھومئے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

ایک بار ہمارے مکّی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مسجِدُ الحرام میں تشریف فرما تھے کہ ابوجہل یہودیوں کے ایک بہت بڑے راہب کو ساتھ لئے تلوار لہراتا ہوا آدھمکا اور کہنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم السلام مُعجِزات دکھاتے رہے ہیں، اگر آپ بھی کوئی معجزہ دکھائیں گے تو لات ومنات (لات اور منات دو بتوں کا نام ہے جن کی کفارِ قریش پوجا کیا کرتے تھے) کی قسم! آپ پر ایمان لے آؤں گا ورنہ بصورتِ دیگر اس تلوار سے (معاذ اللہ عزوجل) سرِ انور قلم کردوں گا۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں معبودِ برحق کی قسم کھا کر کہوں تو یقین نہ کرو گے؟ رہی بات میرا سر قلم کرنے کی تو یاد رکھو، میری حِفاظت کا ذِمّہ خود اللہ عزوجل نے لے رکھا ہے، تم اگر معجزہ دیکھنے سے ایمان لے آؤ تو میں معجزہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ بتاؤ کونسا معجزہ دیکھنا پسند کرو گے؟ ابوجہل سوچ میں پڑ گیا کہ آخر کون سا معجزہ طلب کروں جس سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم عاجز رہ جائیں، یہودی راہب نے ابوجہل کو مشورہ دیا کہ (معاذ اللہ عزوجل) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک جادوگر ہیں، جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے، آسمان پر نہیں، ان سے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرو۔ اس پر ابوجہل بولا، "چاند توڑ کر دکھاؤ۔"

نبیوں کے تاجدار، باذنِ پروردگارِ دوعالم کے مالِک ومختار، سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اُنگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدھا چاند اپنی جگہ پر رہا اور دوسرا آدھا دُور ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھتے ہی ابوجہل بولا، چاند سے اب کہئے کہ پھر مکمل ہو جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چاند کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ یہودی راہب نے یہ معجزہ دیکھا تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا، مگر ابوجہل نے دوستوں سے کہا کہ شہر کے چاروں طرف قاصِد بھیج کر معلوم کرو اگر دوسرے لوگوں نے بھی چاند کے دو ٹکڑے ہوتا دیکھا ہے تو یہ معجزہ ہے ورنہ جادو۔ قاصِد روانہ کئے گئے وہ جہاں بھی پہنچے اُنہوں نے گواہی دی کہ ہم نے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے۔ قاصدوں نے ابوجہل کو بتایا مگر پھر بھی بدبخت ایمان نہ لایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلطانِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان پر قربان ہو جائیے! کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہر چیز پر نافذ ہے احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ شجر وحجر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، جانور فریاد کرتے ہیں، ڈوبا ہوا سورج حکم پا کر پلٹ پڑتا ہے، اشارہ پاتے ہی چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

چاند دو ٹکڑے ہو کر تصدق ہوا دشمنِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہ گئے

چاند قسمت والا ہے

چاند بھی کس قدر با مقدر ہے کہ اسے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہ کے دُلارے، دائی حلیمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے تارے مُصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن شریف میں کھلونا بننے کا شرف حاصل ہوا چُنانچہ حضرتِ جامی رحمۃ اللہ علیہ ''شواھدُ النبوۃ'' میں نَقل کرتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گہوارے میں چاند کی طرف اُنگلی اٹھا کر جس طرف بھی اشارہ کرتے وہ اُسی طرف جُھک جاتا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ''میں اس سے (یعنی چاند سے) باتیں کیا کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے منع کرتا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو مجھے اس کی آواز سُنائی دیتی تھی۔''

چاند جُھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں　　کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کِھلونا نُور کا

بے شمار بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

چاند بے حد سعادت مند ہے کہ اسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت کرتے ہوئے دو ٹکڑے ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے اس کی قسمت کے تو کیا کہنے کہ بے شمار بار اِسے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی بھی سعادت ملی ہے اور آج بھی اسے صحرائے مدینہ کی خاک بوسی اور گلزارِ مدینہ کے حَسین مَناظِر سے لُطف اَندوزی کا شرف حاصِل ہے اور خوب جھوم جھوم کر گنبدِ خضرا کو چومنے کی سعادت بھی حاصِل کر رہا ہے۔ ؎

قمر بھی کس قَدَر ہے با مقدّر کہ مُشرّف ہے　　ہزاروں بار آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے

چاند کی مَدَنی کرنیں

دُنیا میں ایک ہی چاند ہے اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت میں وہ کعبۃُ اللہ شریف کا بھی دیدار کر رہا ہوتا ہے اور گنبدِ خضرا کو بھی چُوم رہا ہوتا ہے اور مدینے سے نور لے کر اُسی ایک ہی وقت میں ہم پر برسا رہا ہوتا ہے۔ بس جی چاہتا ہے کہ دیدارِ مدینہ میں مَست رہنے والے چاند کا ہم بھی دیدار کرتے رہیں ؎

جِنہاں اَکھیاں نے دلبر ڈِٹھا اور اَکھیاں تک لَیاں　　تُو ملیوں تے ساجن ملیا ہُن آساں لگ پیّاں

چاند کو چُومنے کا جی چاہتا ہے

جب اپنے وطن کو دیکھ کر یہ تصوُّر قائم ہوتا ہے کہ یہ وُہی چاند ہے جس نے سرکارِ عالَم مدار صلی اللہ علیہ وسلم کے عِمامۂ پُر انوار اور گیسوئے خمدار کو ہزاروں بار چُوما ہے اور اس وقت ایک ہی وَقت میں یہی چاند کعبہ ضیا بار اور سبز سبز گنبد و مینار کا دیدار بھی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ مجھ گنہگار پر بھی مَدَنی نور کی پھوہار برسا رہا ہے تو جی چاہتا ہے کہ بے ساختہ چاند کو چوم لوں ؎

چاند سورج کا مقدّر بھی تو دیکھو اکثر　　گنبدِ خضرا کا نظّارہ کیا کرتے ہیں

خوش نصیب گدھا

فتحِ خیبر کے وقت ایک کالا گدھا بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، سرکارِ بحرو بر، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی، یزید بن شہاب۔ مزید عرض کرنے لگا، اللہ عزوجل نے میرے دادا جان کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے اور وہ سب کے سب صِرف انبیاء علیہم السلام کی سواری بننے کا شرف حاصل کرتے رہے، اپنے دادا جان کی نسل سے میں آخری بچا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبیوں میں آخری ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں ایک یہودی کے پاس تھا وہ جب بھی مجھ پر سوار ہونے کی کوشش کرتا میں جان بوجھ کر اُس کو گرا دیتا اس پر وہ میری پیٹھ اور پیٹ پر ڈنڈے برساتا۔ (یہ سب کچھ صرف اس تمنا میں تھا کہ کاش! مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شَرَف حاصل ہوجائے) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب تیرا نام **یَعفُور** ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بُلانے کے لئے اسے بھیجتے تو وہ اپنا سَر اس کے دروازے پر آکر مارتا۔ گھر والا جب باہر آتا تو وہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتا تاکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بُلا رہے ہیں۔ جب سرورِ کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری وفات پائی تو وہ عاشق گدھا غمِ مصطفےٰ میں صلی اللہ علیہ وسلم بے قرار ہوگیا اور ہجرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب نہ لاکر حضرتِ سیِّدُنا ابوھیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ کے کنویں میں چھلانگ لگا دی اور فوت ہوگیا۔ (الخصائص الکبرٰی ۔ بحوالہ ابن عساکر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بے زَبان جانور تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عِشق رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وَقف کردے مگر آہ! ہم صاحبِ عقل ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہوکر بھی عمل طور پر ایک بے زَبان جانور سے کس قدر پیچھے ہیں! کاش! اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کے صدقے ہمیں بھی حقیقی معنوں میں اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ نصیب ہوجائے اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے ساری زندگی وقت کردی تھی۔ کاش! ہم بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے لئے وقف ہوجائیں۔ **کاش!** سنتوں کی تربیت کے لئے نکلنے والے **دعوت اسلامی** کے قافلوں کے ساتھ ہر مسلمان کو گھر سے نکلنے کی وَقتاً فوقتاً سعادت ملتی رہے۔

کاش! تبلیغ کرتا پھروں جابجا، سنتیں عام کرتا پھروں جابجا

جو ستم ہو اُسے بھی سہوں جابجا، ایسی ہمّت حبیبِ خُدا دیجئے